40865 ـ اللہ تعالی اپنی مخلوق کے اوپر اور بلند و بالا اور نمازی کے سامنے ہے

سوال

میں نے ایك حدیث پڑھی کہ: اللہ تعالی نمازی کے سامنے ہوتا ہے، اس حدیث کا معنی کیا ہے؟ اور کیا یہ اللہ تعالی کے آسمان میں ہونے کي مخالف ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (992) اور (11035) کے جوابات میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالی عرش پر مستوی اور اپنی مخلوق سے بلند و بالا ہے.

نیز امام بخاري اور مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کي ہے جس میں ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کي جانب والی دیوار میں تھوك دیکھی تو اسے کھرچ دیا اور پھر لوگوں کي جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

" تم میں سے جب کوئي نماز ادا کر رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو تو اللہ تعالی اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے" صحیح بخاري حدیث نمبر (406) صحیح مسلم حدیث نمبر (547).

اس حدیث اور اللہ تعالی کا مخلوق سے بلند وبالا ہونے میں کوئي تعارض نہیں ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان " تم میں سے جب کوئي نماز میں ہو تو اللہ تعالی اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے، لھذا تو اپنے سامنے نہ تھوکے"

یہ فرمان حق اور اپنے ظاہر پر ہے ، وہ اللہ سبحانہ وتعالی عرش پر اور وہ نمازی کے سامنے ہے، بلکہ یہ وصف تو مخلوقات کے لئے بھی ثابت ہے، کیونکہ اگر کوئی انسان آسمان یا سورج اور چاند کے ساتھ سرگوشی کرے تو آسمان اور سورج اور چاند اس کے اوپر بھی ہو گا اور اس کے سامنے بھی اھ دیکھیں مجموع الفتاوی (5 / 101) .

اور ایك جگہ پر کہتے ہیں:

یہ تو معلوم ہے کہ جو کوئي بھی چاند کي طرف متوجہ ہو اور اسے مخاطب کرے ـ فرض کریں جب وہ اسے مخاطب کرے ـ تو وہ صرف اپنے چہرے کے ساتھ ہی اس کي جانب متوجہ ہو گا باوجود اس کے کہ چاند اس کے اوپر ہے.... تو اسی طرح جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کي جانب متوجہ ہوتا ہے اور وہ اس کے اوپر ہے لھذا وہ اسے سامنے کي جانب سے پکارتا ہے نہ کہ دائیں یا بائیں سے، اور اسے اوپر سے پکارتا ہے نہ کہ نیچے سے اھ دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (5 / 672) .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اللہ تعالی نمازی کے سامنے ہونے کي دلیل یہ ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " تم میں کوئي ایك جب نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اس کے سامنے اللہ عزوجل ہے "

اور اس کا یہ سامنے ہونا حقیقتا اسی طرح ثابت ہے جس طرح اللہ جل جلالہ کے شایان شان اور اس کے لائق ہے، اور یہ دو اعتبار سے اس کے علو و بلند ہونے کے منافی نہیں:

1 ـ مخلوقات میں ان دونوں اشیاء کا جمع ہونا ممکن، جیسا کہ اگر سورج طلوع ہو رہا ہو تو جو کوئي بھی مشرق کي جانب متوجہ ہو سورج اس کے سامنے ہو گا حالانکہ سورج آسمان میں ہے، لھذا جب ان دنوں کا مخلوق میں جمع ہونا جائز ہے تو پھر مخلوق کا خالق اس کا زیادہ حقدار ہے.

2 ـ اگر مخلوق کے حق میں ان دونوں کا جمع ہونا ممکن نہ بھی ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خالق کے حق میں بھی یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ اللہ تعالی کي مثل کوئي چیز نہیں ہے . اھ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (4 / 287) .

واللہ اعلم .